ندوۃ العلماء کے محسنانِ حیدرآباد سے

التماس

شائقین علم و ہمدردانِ اسلام سے یہ امر مخفی نہیں، کہ **دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ** تقریباً ربع صدی سے ملک و ملت کی اصلاحی، تعلیمی، ادبی، اور سب سے زیادہ مستقل مذہبی خدمت نہایت خاموشی کیساتھ انجام دیرہا ہے۔ اس جامعہ میں نہ صرف ہندوستان کے مختلف حصص۔ **دکن۔ مدراس۔ رنگون سیلون۔** کے طلبہ زیر تعلیم ہیں، بلکہ **جاوا، کاشغر** اور **افغانستان** کے مشتاقانِ علم بھی نہایت اطمینان وسکون کیساتھ تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں۔ اس یگانۂ روزگار دار العلوم کو اپنی مختصر سی عمر میں متعدد مصائب وآفات کے طوفانوں سے مقابلہ کرنا پڑا، لیکن ہر مصیبت اور خطرہ کے موقعہ پر مردے از غیب برون آید و کارے بکند کے مصداق، وارفتگانِ ملت بیضا میں سے کسی ایک اولوالعزم ہستی نے اسکی ناخدائی کا بیڑا اٹھالیا، اور ہر مرتبہ بفضلہ تعالیٰ نہایت حیرت انگیز طریقہ پر اسکی زندگی خطرات سے نکل گئی۔

موجودہ وقت میں جبکہ تمام ہندوستان کی معاشی اور اقتصادی حالت خطرہ میں پڑ چکی ہے، اور سارا ملک بےچین ومضطرب ہے، اس عام آفت سے دار العلوم ندوۃ العلماء بھی محفوظ نہ رہ سکا، اور یکایک اسکی آمدنی میں غیر معمولی کمی واقع ہوگئی جس کی بنا پر ارکان انتظامی نے سال حال کے میزانیہ میں تقریباً **نصف اخراجات** کی فوراً تخفیف کر دی۔ اسکا افسوسناک نتیجہ یہ ہوا کہ بعض مشہور اور متبحر علماء کو کثرت مصارف کی بنا پر خدمات سے سبکدوش کرنا پڑا، ان محترم اساتذہ کی علیحدگی سے طلبہ میں ایک اضطراب اور بےچینی پیدا ہوگئی ہے۔ خطرہ ہے کہ طلبہ کی بڑی تعداد اپنی تعلیم کو ختم کئے بغیر ان شفیق استادوں کی جدائی سلسلۂ تعلیم کو منقطع نہ کر دے۔

اس تخفیف کا دوسرا اثر یہ ہوا کہ **غیر مستطیع** وظیفہ یاب، طلباء کی تعداد گھٹادی گئی جس سے اطراف ملک کے بہت سے طلبہ کو نہایت افسوس کے ساتھ اس علمی فیض سے محروم کرنا پڑا، اور کثیر درخواستوں کے جواب میں اخبارات (صحیفہ وغیرہ) میں عدم گنجائش کا اعلان کر دیا گیا،

ایسی حالت میں جبکہ مسلمانوں کی یہ مذہبی اور ملی درسگاہ خطرہ میں پڑ چکی ہے ارا کین ندوۃ العلماء کی نگاہیں، اپنے قدیم محسنانِ حیدرآباد کی طرف اٹھے بغیر نہ رہ سکیں اور مجھے ہدایت کی گئی ہے، کہ التماس کروں کہ اس مذہبی درسگاہ کی اعانت فرما کر، نہ صرف اسلامی ہمدردی کا ثبوت دیں بلکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا مرتبہ بھی حاصل کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

الملتمس

خاکسار امتیاز علی ایچ۔ اے ایچ۔ پی (پنجاب یونیورسٹی)
سفیر ندوۃ العلماء لکھنؤ

پتہ۔ عثمان شاہی مکان مولوی سید ہاشم صاحب ندوی
رکن دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔